"زنم میں اختلاف ڈالنے والے غیروں کے ایجنٹ ہیں" - (نائب امام خمینی)

دعوتِ اتحاد

مابین الشیعہ
اختلافی عقائد
کے بارے میں
امام خمینی
آیۃ اللہ العظمیٰ خوئی
آیۃ اللہ میلانی
آیۃ اللہ منتظری
اور آیۃ اللہ احقاقی
— کے —
متفقہ بیانات

پیش کردہ:

مولانا نذر عباس حیدری مولوی فاضل
مقبول حسنین جنڈی

منجانب

تحریکِ نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان

ڈویژنل آفس جامع الثقلین۔ خانیوال روڈ ملتان۔ فون نمبر ۳۵۷۷۲

اِتّحادِ ملی کی مؤثر تجویز

جناب عارف حسین حسینی نے کہا ہے کہ :

"ہمارے مکتب میں عقائد کا کوئی جھگڑا وجود نہیں رکھتا۔ یہ صرف اِستعماری پالیسی ہے۔"

اگر وہ اپنے اس دعویٰ میں سچے ہیں تو اپنے گروپ کے علماء کو مجبور کریں کہ اس رسالہ میں پانچ مراجع عظام کے بیان کردہ عقائد سے اتّفاق کا تحریری اعلان کریں اور ایسی کتب عقائد کو گمراہ کن قرار دیں جو ان عقائد کے خلاف لکھی گئی ہیں۔

ھم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم ان کے اعلانِ مذکورہ کے بعد تمام اختلافات ختم کردیں گے۔!

ارا کین :

تنظیم تحفظ عظمتِ اھلبیتؑ پاکستان

مرکزی دفتر ○ ملتان شہر

الأوحد

موقع الأوحد

Awhad.com

پیش لفظ

عرصہ بیس سال سے قوم شیعہ اعتقادی اختلافات کا شکار ہے اور اب یہ اختلاف اس نوبت تک آپہنچا ہے کہ اصولِ دین سے لے کر فروعِ دین تک قوم دو حصّوں میں بٹ چکی ہے۔ حتّٰی کہ کلمۂ طیّبہ بھی جدا ہونے لگا ہے۔ پھر قیادت کی تفریق سے اس اختلاف کو مزید بڑھنے کا موقع ملا ہے۔ ہم لوگ مدّتِ دراز سے قوم کو یہ مشورہ دیتے آرہے ہیں کہ اختلافاتِ مذکورہ میں ہمارے علمی مراکز **نجف اشرف** اور **قُم مقدّسہ** کے مراجعِ عظام کے بیانات کو فیصلہ کُن تصوّر کر لیا جائے تو اختلاف ختم ہو سکتا ہے۔

پھر ایک انتہا پسند گروہ نے اپنے مدّمخالف کو "شیخی، شیخی" کہہ کر مزید تلخی کا ماحول پیدا کر دیا اور ایک غیر ذمہ دار نے تو فیصلہ کر دیا کہ پنجاب کی اکثریت جن عقائد کو مذہبِ شیعہ سمجھتی ہے وہ مذہبِ اہلِ بیت نہیں ہے بلکہ مذہبِ شیخ احمد احسائی ہے۔[1] شیخیت، خالصیت اور شیعیت کے اصولی و فروعی اختلافات کو ہم پہلے ایک علیحدہ رسالہ میں شائع کر کے ثابت کر چکے ہیں کہ

---

[1] اصول الشریعۃ: ص: ۲۲۹، طبع اوّل

ہم لوگ خالِصتاً مذہب اِثنا عشرِیّہ کے ماننے والے ہیں۔ ہاں البتہ شیخ احمد بن زین الدین احسائی مرحُوم کی شخصیت اگرچہ فُقہاء و مُحقّقین کے مابین مُوردِ اختلاف ہے تاہم عُلماءِ رجال مُحقّقین مانند آیۃ اللہ العظمیٰ محمّد باقر مُوسوی صاحب الروضات آیۃ اللہ شیخ عبدالحسین امینی، آیۃ اللہ شیخ عبّاس قُمّی صاحبِ مفاتیح الجنان وغیرہ اُنکو ممدوح سمجھتے ہیں۔ چنانچہ حوزہ عِلمیہ قُم مُقدّسہ کے محقّق معاصر حُجّۃ الاِسلام مُصطفیٰ نورانی دام ظِلّہٗ بھی فرماتے ہیں :

ماعقیدہ داریم کہ شیخ

در تقلید و در اصُولِ دین

ہماں راہ رامی پیمود کہ سائر علماء پیمودند ولی پیروانش پس از وے باسم او چیزھائے افزودند کہ روح شیخ از آنہا بیزار است زیرا کہ خوانین کرمان چوں بے سواد بودند و بہرۂ از علم نہ داشتند ہر چہ بہ ذہن آنہا می آمد می گفتند و در خاتمہ مذہبی بنام خود باز کردند[1]

"ہمارا یہ اِعتقاد ہے کہ شیخ چند دُوسری چیزوں کے علاوہ کوئی مخالف عقائد نہیں رکھتے تھے اور تقلید اور اصولِ دین میں دیگر علماءِ شیعہ کی راہ پر چلتے تھے البتہ اُن کی پیروی کرنے والوں نے

---

[1] از کتاب بررسی عقائد وادیان : ص : ۴۶۶، طبع قم۔

اُن کے بعد اُن کے نام سے بہت سی چیزیں اپنی طرف سے بڑھا دیں جن سے شیخ مرحوم کی روح بھی بیزار ہے کیونکہ کرمان کے خان صاحبان جاہل تھے اور علم سے بہرہ ور نہ تھے، جو مُنہ میں آتا تھا کہہ دیتے تھے آخر کار اُنہوں نے خود اپنا مذہب "شیخیہ" ایجاد کرلیا۔

بہرکیف شیخ احسائی کا مسئلہ تاریخی اور علم الرجال کا مسئلہ ہے، کوئی اعتقادی مسئلہ نہیں ہے اور نہ کوئی شیعہ اصول و فروع میں اُن کا مقلد اور تابع ہے اس لئے ہم یہاں صرف مختلف فیہ عقائد میں اکابر مراجعِ تقلید کے بیانات پیش کر رہے ہیں آخر میں تمام علماء و ذاکرین اور ائمہ مساجد و خطباء کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ اگر وہ ان عقائد سے اتفاق رکھتے ہوں تو اپنا تائیدی بیان :

دفترِ تبلیغاتِ اسلامی شیعہ، جامع الثقلین، ملتان

کو بھجوا دیں تاکہ تمام حضرات کے بیانات کو شائع کر دیا جائے اور مذہبِ شیعہ، خالصیت و شیخیت کے وبال سے محفوظ رہ جائے اور صحیح العقیدہ اور باطل العقیدہ علماء کا امتیاز ہو جائے۔

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وَالسَّلام

محمد حسنین السابقی

ناظمِ اعلیٰ تنظیم تحفظ عظمتِ اہلبیت، ملتان

بسم الله الرّحمن الرّحيم

سماحة آية الله العظمى السيّد محمّد هادى الميلانى دام ظلّه الوارف .

وبعد أرجو الاجابة على الأسئلة الاتية مع جزيل الشكر :

س ١ : ما قولكم في الاستعانة بالنبيّ صلّى الله عليه وآله والائمّة في الامور التكوينيّة (كطلب الولد وشفاء المريض و دفع الهمّ والغمّ) .

س ٢ : هل يصحّ القول بأنّ الائمّة عالمون بالغيب أم لا ؟ .

س ٣ : هل الرّوح المؤيّد به الامام، روح الإمامة و ذاتى له أم أنّه مكتسب؟ وهل يجوز انفصاله وانقطاع تأييده عن الأمام فى وقت مّا ؟ .

س ٤ : كيف القول بوجوب حضور الحجج عليهم السلام أو جوازه في أماكن متعدّدة في كلّ آن؟وهل ذلك بتأويل لطافة أرواحهم و نورانيّة أبدانهم ؟ .

س ٥ : ما معنى الرؤية فى قوله عليه السلام « يا حار همدان من يمت يرنى » ؟ .

س ٦ : هل النبيّ والائمّة عليهم السلام مظاهر صفاته تعالى ؟ .

س ٧ : أمن باب المجاز يصدق لفظ النّور على النبيّ صلّى الله عليه وآله والائمّة ؟ أو من باب الحقيقة ؟ .

س ٨ : لماذا خلق الله الخلق وهويعلم أنّ أكثرهم سيعذب بعذاب أليم وقد كان مستغنياً عن خلقهم . ولم تكن به حاجة ألى إيجادهم ، و لماذا لم يخلقهم كلّهم معصومين ، مطيعين ؛ وهوقادر على كلّ شىء ؟.

س ٩ : هل يجوز الاعتقاد بأنّ الائمّة يقسّمون الارزاق أم لا ؟ .

س ١٠ : ما معنى توافق المدينتين فى الأفق عند رؤية الهلال و هل تعتبر المسافة بينهما ؟ وإن كانت معتبرة فما حدّها ؟ .

« پاكستان ـ السيّد اعجاز حسين الكاظمى »

مراجع عظام کی خدمت میں عقائد کے بارے میں

سوالنامہ

[مسئلہ یا علی مدد]

○ آنحضرتؐ اور ائمہ معصومینؑ سے اُمور تکوینی میں مدد طلب کرنے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں۔؟ (یعنی طلبِ اولاد، شفاءِ مریض و دفعِ ہمّ و غمّ)۔

[مسئلہ علمِ غیب]

○ کیا یہ اعتقاد رکھنا صحیح ہے کہ ائمہ معصومین علیہم السلام عالم الغیب ہیں، یا نہیں۔؟

○ وُہ روح القدس، جس کے ساتھ امام کی تائید ہوتی ہے، یعنی روحِ امامت، کیا امام کے لئے ذاتی ہے یا اکتسابی ؟ اور کیا کسی وقت امام سے اُس کا جُدا ہونا اور منقطع ہونا ممکن ہے ؟

[مسئلہ حاضر و ناظر]

○ یہ اعتقاد رکھنا کیسا ہے کہ ائمہ معصومینؑ کا آنِ واحد میں متعدد مقامات پر حاضر ہونا واجب یا جائز ہے ؟ اور کیا اُن کے حاضر و ناظر ہونے کی وجہ اُن کی ارواح کی لطافت ہے یا اُن کے ابدان کی نورانیت۔؟

○ جناب امیرالمومنین ع نے اپنے صحابی حارث ھمدانی سے جو یہ کہا ہے کہ "اے حارث! جو مرتا ہے مجھے دیکھتا ہے"، یہاں دیکھنے کا مطلب کیا ہے؟

[معصومین کا مظاہرِ صفات ہونا]

○ کیا نبی و ائمہ علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظاہر ہیں یا نہیں۔؟

[معصومین علیہ السلام کا نور ہونا]

○ کیا لفظ "نور" کا اطلاق آنحضرت اور ائمہ طاہرین علیہم السلام پہ از روئے مجاز ہے یا از روئے حقیقت۔؟

[معصومین ع کا رزق تقسیم کرنا]

○ کیا یہ عقیدہ رکھنا جائز ہے کہ ائمہ معصومین ع رزق تقسیم کرتے ہیں یا نہیں۔؟

السائل:

(حجۃ الاسلام علامہ) سید اعجاز حسین کاظمی
وائس پرنسپل: مدرسہ دارالعلوم محمدیہ
بلاک: ۱۹ ○ سرگودھا

آیة الله العظمی المیلانی دام ظله

جوابات :

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ السید ہادی حسینی میلانی

مشہدِ مقدس ○ ایران

« بسمه تعالى وله الحمد »

السلام عليكم ، منّ الله علينا جميعاً بالهُدى والاستقامة. بيمن إمامنا الحجّة أرواحنا له الفداء.

جواب ١ : إنّ ذلك كاستعانة العاجز في حاجاته بالقويّ من أصدقائه ، أو استعانة الأبناء بآبائهم ، أو الخدم بمواليهم ، وكلّ ذلك من باب الاستعانة بوسائط الفيض الرّبوبي جلّ وعلا .

جواب ٢ : نعم ، صحيح . لكن لا بالذّات ، بل بتعليم الله تعالى يعلمون الغيب .

جواب ٣ : خلق الإمام صلوات الله تعالى عليه هكذا ويستحيل أن ينقطع عنه ما هو أهل له وإلّا لزم الخلف .

جواب ٤ : لاغَرْوَ في ذلك فانّ مثلهم كالشّمس في رائعة النّهار كلّ يرى نفسه حاضراً لديها . أو كالرّوح بالنسبة إلى جميع أجزاء الجسم .

جواب ٥ : إنّ روح الميّت ترى وتسمع ، أقوى من رؤية الباصرة وسماع الأذن .

جواب ٦ : نعم ، هم صلواته تعالى عليهم ، مظاهر صفاته وأسمائه الحسنى .

جواب ٧ : لاشكّ أنّ نفوسهم المقدّسة انوار من باب الحقيقة ولفظ النور بماله من المعنى الحقيقي يصدق على تلكم النفوس المضيئة .

جواب ٨ : إنّ جميع المخلوقين بلسان استعدادهم لأن يخلقوا كانوا يلتمسون فيض الوجود و هو سبحانه و تعالى جواد لا يبخل و من هذا الباب قولهم « كلّ ما أمكن وجوده لزم وجوده » ولمّا أفاض عليهم هداهم النّجدين و أوضح لهم الصراط المستقيم لكنّ الّذي هلك فهو بسوء اختياره تمرّد ، وإنّ له سبحانه أنحاء كثيرين من الخلق في كرة الأرض و غيرها و هو تعالى غنيّ عن أجمعهم ، وقد أفاض عليهم الوجود حسب مراتبهم واستعدادهم في هويّاتهم فيض الوجود و هو الجواد بقول مطلق .

جواب ٩ : نعم جايز وبأمر الله تعالى .

جواب ١٠ : المشهور جعلوا توافق المُدن في طلوع الشّمس وغروبها ميزاناً لتوافقها في رؤية الهلال فرؤية الهلال في البلاد الغربيّة لا أثر لها عندهم بالنسبة إلى البلاد الشرقيّة و أمّا العكس فيقولون به من أجل حصول العلم بانّه قد كان فوق الأفق وإن لم يره أحدٌ لمانع .

« والله العالم ـ السيّد محمّدهادى الحسينى الميلانى »

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

السلام علیکم۔

خداوند عالم ہم سب پر ھدایت واستقامت کے ساتھ احسان فرمائے اور ہمیں ہمارے امام حجت صاحب الامر ارواحنا لہ الفداء کی برکت عطا فرماوے۔

● جواب: مسئلہ یا علی مدد

ہاں معصومین علیہم السلام سے امور تکوینی میں مدد مانگنا اسی طرح ہے جسطرح کہ عاجز آدمی اپنی حاجات میں اپنے قومی دوستوں سے مدد مانگتا ہے یا جسطرح کہ اولاد اپنے آباء سے یا نوکر چاکر اپنے آقاؤں سے مدد مانگتے ہیں۔ یہ سب کچھ خداوند عالم کے فیض کے وسائط سے مدد مانگنے کے مترادف ہے۔

● جواب: مسئلہ علم غیب

ہاں معصومین علیہم السلام کو عالم الغیب ماننا صحیح ہے لیکن بالذات نہیں، بلکہ اسطرح کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم کی وجہ سے علم غیب رکھتے ہیں۔

● [جواب : مسئلہ روح القدس]

ہاں امام کی خلقت اسی طرح ہے کہ روح القدس یا روحِ امامت اُس کی حقیقت کا جُزو ہے اور جو صفات امام کے مناسب ہوں، اُن کا امام سے منقطع ہونا محال ہے ورنہ تخلّف لازم آئے گا کہ امام صفاتِ امامت سے خالی ہو۔

● [جواب : مسئلہ حاضر و ناظر]

معصومینؑ کے آنِ واحد میں متعدد مقامات پر حاضر و ناظر ہونے میں کوئی تعجّب نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ان کی مثال آفتاب نصف النّہار کی مانند ہے، جس کو ہر شخص اپنے پاس حاضر و ناظر پاتا ہے یا جس طرح کہ روح جسم کے تمام اجزاء کی نسبت حاضر و ناظر ہوتی ہے۔

● [جواب : مسئلہ بوقتِ موت معصومین کا حاضر ہونا]

حارث ھمدانی کے بارے میں جناب امیرالمؤمنینؑ کا فرمانا کہ ہر مرنے والا مجھے اپنے پاس حاضر دیکھے گا، یہاں دیکھنے سے مُراد حقیقی دیکھنا ہے۔ کیونکہ میّت کی روح کی رویت و سماعت آنکھ اور کان کی رویت و سماعت سے زیادہ قوی ہے۔

● [جواب : معصومینؑ کا مظاہرِ صفاتِ الٰہیہ ہونا]

ہاں بلاریب معصومین علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی صفات اور اُس کے اسماءِ حسنیٰ کے مظاہر ہیں۔

● [جواب : مسئلہ معصومینؑ کا نور ہونا]

بلا ریب چہاردہ معصومین علیہم السلام کے نفوسِ مقدسہ من باب الحقیقت نور ہیں اور لفظ نور کا حقیقی معنٰی ان روشن نفوس پر ہی صادق آتا ہے۔

● [جواب : مسئلہ تقسیم رزق]

ہاں یہ عقیدہ رکھنا جائز ہے کہ معصومینؑ علیہم السلام اللہ کے امر سے رزق تقسیم کرتے ہیں۔

دستخط : سید محمد ھادی حسینی میلانی

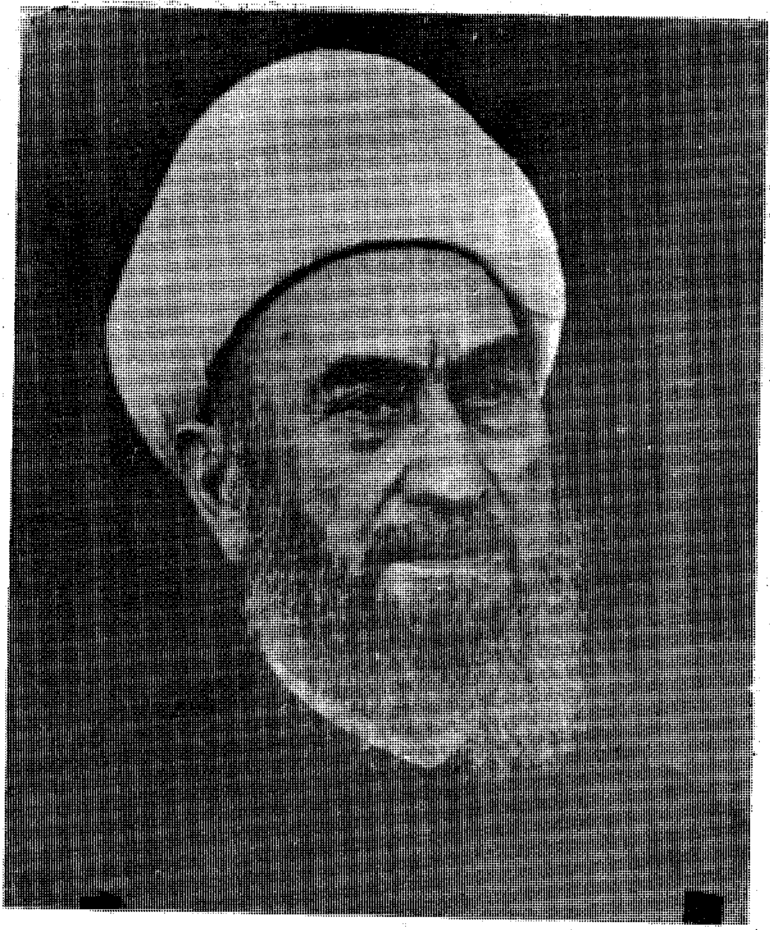

آیۃ اللہ العظمیٰ الحائری الاحقاقی ادام اللہ ظلہ

تائید مزید

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ میرزا احسن الاحقاقی الحائری

کویت

مرحوم آیۃ اللہ حسینی میلانی نے ان مسائل کے جو ممتاز جوابات تحریر فرمائے ہیں، وہ سب ائمہ طاہرین علیہم السلام سے منقولہ احادیث کے عین مطابق ہیں

دستخط و مُہرِ شریف : آیۃ اللہ احقاقی مدظلہ

باسمه تعالى، لقد جاد وأفاد المرحوم آية الله الحسيني الميلاني (قدّه) في أجوبته على
هذه الأسئلة الممتازة وهي مطابق لما ورد عنهم صلوات الله عليهم
غرة ذي القعدة الحرام ١٤٠٤هـ — الأحقر الميرزا حسن الحائري الإحقاقي

ملاحظة: ان في الجواب ٢ الأفضل بل الأصح ان يقال يعلمون الغيب بتعليم الله جل وعلا لا بالاستقلال) بدلا من قوله (إلا بالذات) لأن العلم في حقيقتهم المقدسة ذاتي لهم لقد خلقوا من نور عظمة الله وليس في نور عظمته جهل بل النور والعلم توأمان خلقهما بعلمه وقدرته تبارك وتعالى خلقهم بقدرته وعلمهم بعلمه في أول خلقهم وإيجادهم صلوات الله وسلامه عليهم
(هذه الملاحظة لكم لا للنشر لأن العوام حتى بعض الخواص من العلماء لا يتصورونه والاعتبار لكم)

نوٹ : آقائے احقاقی دام ظلہ نے صرف اتنا اختلافی نوٹ لکھا ہے کہ معصومینؑ کے لئے "علمِ غیب بالذات" کی بجائے "بالاستقلال" اِستعمال

بقیہ صفحہ ۱۹

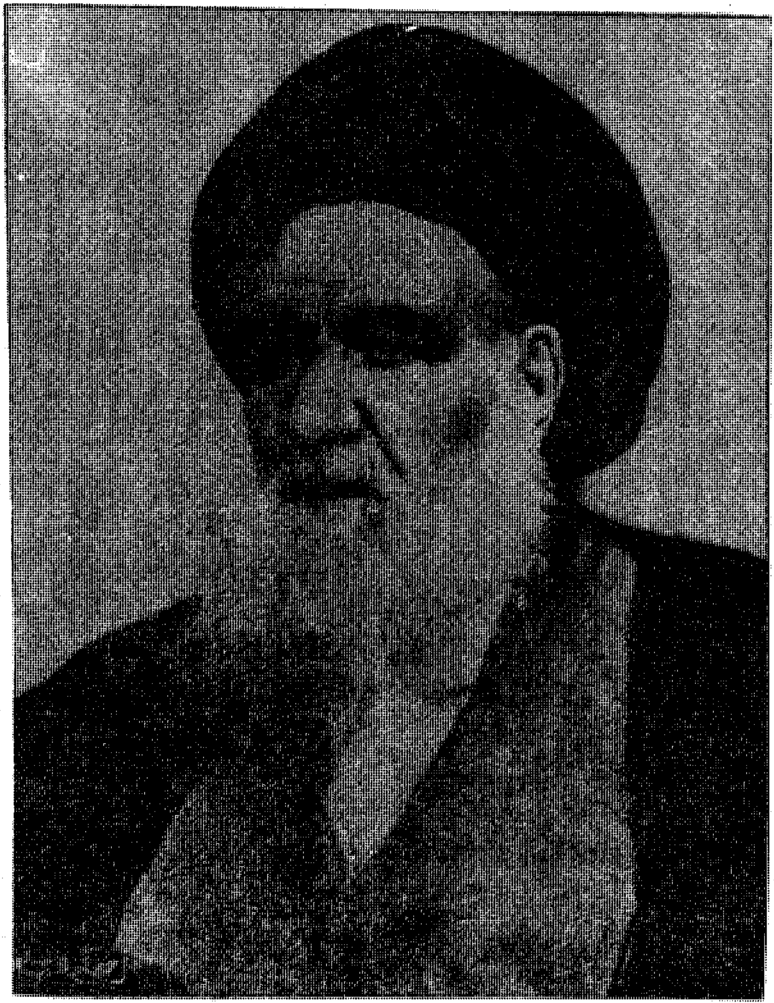

آیۃ اللہ العظمیٰ الامام الخوئی ادام اللہ ظلہ

تائید مزید

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سیّد ابوالقاسم خوئی

نجف اشرف

آپ نے سرکار آیت اللہ العظمیٰ سیّد محمد ہادی میلانی کے بیان کردہ جوابات پر اسطرح عنوان لگا کر تائید فرمائی ہے :

« بسمه تعالى وله الحمد »

السلام عليكم ، منّ الله علينا جميعاً بالهدى والاستقامة. بيمن إمامنا الحجّة أرواحنا له الفداء.

جواب ۱ : إنّ ذلك كاستعانة العاجز في حاجاته بالقويّ من أصدقائه ، أو استعانة الأبناء بآبائهم ، أو الخدم بمواليهم ، و كلّ ذلك من باب الاستعانة بوسائط الفيض الرّبوبي جلّ وعلا. نعم كما افاد قدس سره

جواب ۲ : نعم ، صحيح . لكن لا بالذات ، بل بتعليم الله تعالى يعلمون الغيب . يكفي في الجواب عنه ما قال امير المؤمنين عليه السلام لولا آية من كتاب الله لاخبرتكم بما يكون الى يوم القيامة (يمحوا الله ما يشاء)

جواب ۳ : خلق الإمام صلوات الله تعالى عليه هكذا و يستحيل أن ينقطع ويثبت عنه الغياب عنه ما هو أهل له وإلّا لزم الخلف . هو كذلك

جواب ۴ : لاغروَ في ذلك فانّ مثلهم كالشّمس في رائعة النّهار كلّ يرى نفسه حاضراً لديها . أو كالرّوح بالنسبة إلى جميع أجزاء الجسم . هو كذلك

جواب ۵ : إنّ روح الميّت ترى وتسمع ، أقوى من رؤية الباصرة وسماع الأذن . وبيان أحزان الائمة عليهم السلام محيطون بالامكنة لكن محجوبون عمن يمكن ان يراهم وعند النزع ينكشف عن عينيه فيراهم بأم عينيه فيبشرون محبيهم ويغضبون على مبغضيهم وذلك حق

الخوئي

۲۳ رجب ۱۴۰۶

جواب ٦ : نعم، هم صلواته تعالى عليهم، مظاهر صفاته وأسمائه الحسنى. هو كذلك

جواب ٧ : لاشكّ أنّ نفوسهم المقدّسة انوار من باب الحقيقة ولفظ النور بماله من المعنى الحقيقي يصدق على تلكم النفوس المضيئة. هو كذلك

جواب ٨ : إنّ جميع المخلوقين بلسان استعدادهم لأن يخلقوا كانوا يلتمسون فيض الوجود و هو سبحانه و تعالى جواد لا يبخل و من هذا الباب قولهم «كلّ ما أمكن وجوده لزم وجوده» ولمّا أفاض عليهم هداهم النّجدين و أوضح لهم الصراط المستقيم لكنّ الّذي هلك فهو بسوء اختياره تمرّد، وإنّ له سبحانه أنحاء كثيرين من الخلق في كرة الأرض و غيرها و هو تعالى غنيٌّ عن أجمعهم، وقد أفاض عليهم الوجود حسب مراتبهم واستعدادهم في هويّاتهم فيض الوجود و هو الجواد بقول مطلق. لا بأس به

جواب ٩ : نعم جايز وبأمر الله تعالى. الأولى والأحسن في الاعتقاد بما هو واقع في علمه تعالى لهم عليهم السلام

جواب ١٠ : المشهور جعلوا توافق المدن في طلوع الشّمس وغروبها ميزاناً لتوافقها في رؤية الهلال فرؤية الهلال في البلاد الغربيّة لا أثر لها عندهم بالنسبة إلى البلاد الشرقيّة و أمّا العكس فيقولون به من أجل حصول العلم بانّه قد كان فوق الأفق وإن لم يره أحدٌ لمانع.

« والله العالم ـ السيّد محمّدهادي الحسيني الميلاني »

هذا ما يقول المشهور ونحن لا نفرق بين الآفاق في ثبوت الأهلة للأشهر ونقول بالمثوبة في الشرق إذا رئي الهلال في أفق يثبت حكمه لكل أفق يشترك مع ذلك الأفق في شيء من ليله الذي رئي الهلال فيه وقد بيناه بما هو في الرسالة الخوئي

والله العالم

٢٣ رجب ٤٠٤

جَواب سوال : ۱ ، مسئلہ مَدَد :

ہاں مسئلہ اسی طرح ہے جس طرح کہ مرحُوم میلانی نے افادہ فرمایا۔

جَواب سوال : ۲ ، مسئلہ علمِ غیب :

مَعصُومین علیہم السلام بتعلیم اللہ غیب جانتے ہیں۔ اس کے جَواب میں یہی کافی ہے کہ جناب امیرؑ نے ارشاد فرمایا، اگر آیتِ محو و اثبات نہ ہو تو تمہیں قیامت تک کے تمام حالات سے آگاہ اور خبردار کر دوں، کیونکہ لوحِ محو و اثبات

کیا جائے، یعنی وُہ از خود مُستقلاً بِلا عطیۂ الٰہیہ عالم الغیب نہیں ہیں اگرچہ بالذّات عالم الغیب ہیں۔ کیونکہ علم اُن کی حقیقتِ مقدسہ کا جُزوِ ذاتی ہے اور وُہ اللہ کے نورِ عظمت سے خلق ہوئے ہیں اور اس کے نورِ عظمت میں جہل نہیں ہے بلکہ علم و نور دو جُڑویں ساتھی ہیں خداوندِ عالَم نے ان کی اوّلِ ایجاد و خلقت میں ان کا عالم الغیب پیدا کیا ہے۔ یہ تشریح صرف خواص علماء کیلئے ہے جو استقلال و ذات کی اصطلاح سے واقف ہیں

ہر بات کی خبر دینے سے مانع ہوتی ہے۔ اگرچہ وہ جانتے سب کچھ ہیں مگر خبر دینے کے پابند نہیں۔

جواب سوال: ۳، اِمام کا روح القدس فرشتہ سے کسبِ علم؟:

جو جواب آقائے میلانی مرحوم نے دیا ہے بالکل بجا ہے۔

جواب سوال: ۴، حاضر و ناظر ہونا:

آقائے میلانی نے جو جواب تحریر فرمایا ہے، حقیقت اِسی طرح ہے۔

جواب سوال: ۵، بوقتِ موت معصوم کا حاضر ہونا:

مزید بر جوابِ آقائے میلانی اس کا دوسرا بیان یوں ہے کہ معصومین علیہم السلام تمام جگہوں پر احاطہ رکھتے ہیں لیکن دیکھنے والوں سے پوشیدہ ہیں اور بوقت سکرات مرنیوالے کی آنکھ سے پردہ ہٹا لیا جاتا ہے لہٰذا وہ ائمہ طاہرین کو خود اپنی حقیقی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے، لہٰذا وہ اپنے محبّوں کو بشارت دیتے ہیں اور اپنے دشمنوں پر سختی کرتے ہیں اور یہ حق ہے۔

جواب سوال: ۶، مظاہرِ اسماء وصفات ہونا:

حقیقت اسی طرح ہے جسطرح کہ جناب میلانی مرحوم نے اِرشاد فرمایا ہے۔

جواب سوال: ۷، معصومینؑ کا نور ہونا:

چہاردہ معصومین حقیقی معنیٰ کے لحاظ سے نور ہیں، جس طرح کہ جناب

مرحوم میلانی نے ارشاد فرمایا ہے۔

جواب سوال: ۸، تقسیم رزق:

جو کچھ مرحوم میلانی نے فرمایا ہے، وہ درست اور صحیح ہے، اگرچہ اس سے بہتر اور احسن یہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ ہمارا عقیدہ اسی طرح ہے جسطرح کہ اللہ اور معصومین علیہ السلام کے علم میں ہے۔

دستخط و مہر شریف : الخوئی

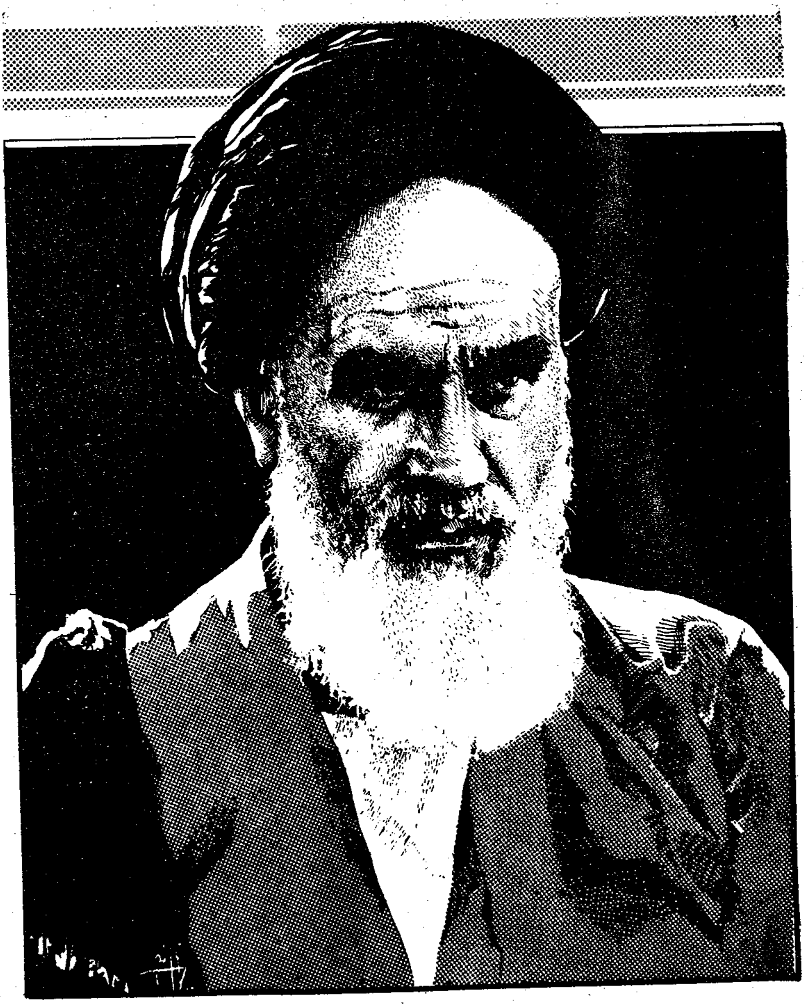

آیۃ اللہ العظمیٰ نائب الامام الخمینی دام ظلہٗ

تائید مزید

حضرت آیۃ اللہ العظمےٰ سید روح اللہ موسوی خمینی

دام ظلہ،

جواب سوال : ۱، یا علی مدد[1]

ما از ارواح مقدسہ انبیاء و ائمہ کہ خداوند بانہا قدرت مرحمت نمودہ استمداد می کنیم۔

"ہم انبیاء اور ائمہ کی ارواحِ مقدسہ سے اس لئے مدد مانگتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو ہماری مدد کرنے کی طاقت عطا فرمائی

---

[1] اِقتباسات : کشف الاسرار، مصباح الھدایہ، پرواز در ملکوت، شرح دُعاء سحر۔

ہے۔"[1]

انا اشرع فی المقصود مع الاستمداد من الارواح المطھرۃ من الانبیاء العظام و الاولیاء الکرام[2]

"میں انبیاء عظام و ائمہ کرامؑ کی اَرواحِ مُطہرہ کی مَدَد سے اپنا مقصد شروع کرتا ہوں۔"

جواب سوال: ۲، مسئلہ علمِ غیب:

آقائے خمینی نے معصومینؑ کا علمِ غیب جاننا قرآن وحدیث اور فلسفۂ یونان وفلسفۂ اسلام کے دلائل سے ثابت کیا ہے[3] اور فرمایا ہے کہ معصومینؑ کے معجزات اور علمِ غیب کے منکرین وحدتِ اسلامی کے جراثیم ہیں، اِن کے گلے گھونٹ دو تاکہ یہ اس قسم کی یاوہ گوئی نہ کرسکیں اور خدا و رسُول اور اَولیاء کی طرف اپنے ناپاک ہاتھ نہ بڑھا سکیں۔[4]

---

[1] کشف الاسرار، ص: ۳۰

[2] شرح دُعائے سحر، ص: ۳

[3] کشف الاسرار، ص: ۵۰

[4] ایضاً ص: ۵۵

جواب سوال : ۳ ، روح القدس :

حضرت آقائے خمینی دام ظلّہ نے ثابت کیا ہے کہ تمام کے تمام فرشتے معصومینؑ کے نوکر چاکر ہیں[1]۔ نیز فرمایا ہے کہ تمام ملائکہ کو معصومین علیہم السلام نے تسبیح و تقدیس کی تعلیم دی ہے[2]۔

لہٰذا جب تمام فرشتے خود معصومینؑ کے شاگرد ہوئے تو وہ ان کو تعلیم دینے کے کس طرح اہل ہو سکتے ہیں؟ جیسا کہ بعض بدانجام مقصّرین کا خیالِ خام ہے۔

جواب سوال : ۴ ، معصومینؑ کا حاضر و ناظر ہونا :

فهو عليه السلام بمقام ولاية الكلية قائم على كل نفس و مع كل الاشياء معية قيومية[3]

"پس امام علیہ السلام اپنی ولایت کلّیہ کی بدولت ہر شخص کے عمل پر نگران و نگہبان ہیں اور تمام اشیاء کے ساتھ معیّتِ قیّومیہ رکھتے ہیں"

معنائے ولایت عبارت است از تصرف تام در ہمہ مراتب غیب و شہود و ہماں گونہ کہ نفس انسانی

---

[1] مصباح الہدایہ، ص : ۱۷۸

[2] ایضاً ص : ۱۶۷

[3] ایضاً ص :

در اجزاءِ بدنش تصرف می کند[1]

"ولایت کا مطلب یہ ہے کہ ولی الامر تمام مراتبِ غیب و حضور میں تصرّفِ کامل رکھتا ہو اور جس طرح کہ نفسِ انسانی اپنے بدن کے تمام اجزاء میں تصرُّف رکھتا ہے وہ اسی طرح تمام مراتبِ وجود میں مُتصرّف ہوتا ہو۔

جواب سوال : ۵ ، بوقتِ موت معصومینؑ کا حاضر ہونا:

ارسطو نے کہا ہے کہ نفوسِ انسانیہ قوّتِ علم و عمل میں اللہ کی آیتِ کاملہ اور اُس کی شبیہ ہوتے ہیں اور اپنے کمال تک پہنچ جاتے ہیں اور یہ تشبُّہ بقدرِ طاقت ہوتا ہے۔ نفس جب بدن سے جُدا ہوتا ہے تو رُوحانیّین و ملائکہ مُقرّبین سے مُتّصِل ہو جاتا ہے[2]

نیز فرماتے ہیں : فلسفہ اعلیٰ اور دلائلِ عقلیہ مُحکمہ سے ثابت ہے کہ رُوح بدن سے جُدا ہونے کے بعد باقی رہتی ہے اور اَرواحِ کاملہ موت کے بعد اس عالم پر زیادہ اور بالاتر احاطہ رکھتی ہیں[3]

---

[1] مصباح الہدایہ، ص : ۱۱

[2] کشف الاسرار، ص : ۳۴

[3] ایضاً ص : ۳۰

لہٰذا معصومینؑ کا بوقتِ موت تشریف لانا اُن کا احاطہ کوئی ہے جو عقلاً صحیح ہے. جبکہ وُہ بقول امامِ اُمّت ولایت کی بدولت اس طرح حاضر و ناظر ہیں جس طرح کہ نفس پُورے بدن میں حاضر ہوتا ہے۔

جوَاب سوال : ۶ ، مظاہر اَسماء و صفات ہونا :

سرکار خمینی نے ثابت کیا ہے کہ عقلِ کُلّ کی خلافت کا مطلب یہ ہے کہ وُہ حقائقِ کونیہ میں ظاہر ہو، اور اُس کی نُبوّت کا مطلب یہ ہے کہ وُہ حضرت جمع ذوالجلال کے اَسماء و صفات کو ظاہر کرے[1]

نیز آپ فرماتے ہیں : الانسان الکامل ھو مثل اللہ الاعلیٰ وایۃ الکبریٰ ھو مخلوق علیٰ صورتہ و منشاۃ بیدی قدرتہ و خلیفتہ علی کل خلیقتہ من عرفہ فقد عرف اللہ و ھو بکل صفۃ من صفاتہ و تجل من تجلیاتہ[2]

یعنی تم یہ جان لو کہ انسانِ کامل (یعنی معصوم) اللہ کے لئے مثلِ اعلیٰ اور اُس کی آیت کبریٰ اور اس کی صفاتی صُورت پر پیدا شدہ ہے اور اُس کے دستِ قدرت کا انشاء کردہ ہے اور اس کی مخلوق پہ اُس کا خلیفہ ہے. جس نے اس کو

---

[1] مِصباح الہدایہ، مترجم فارسی، ص : ۱۶۳

[2] شرح دُعائے سحر، ص : ۹۱

پہچانا اُس نے اللہ کو پہچانا اور وُہ اللہ کی تمام صِفات میں سے ہر صفت اور اُس کی تجلّیات میں سے ہر تجلی کا آئینہ ہے۔

جَواب سوال : ۷ ، مَعصُومینؑ کا نورِ حقیقی ہونا :

سرکار خمینی دام ظِلّہٗ نے اپنی مُتعدّد کتب میں مَعصُومینؑ کی خِلقتِ نوری اور اُن کا نورِ مُجسّم ہونا ثابت کیا ہے۔ مَثلاً فرماتے ہیں :

انوارِ الٰہی در ہیئت انسانی وصُورت بشری ظہور نمودند[1]

"ان انوارِ الٰہی نے انسانی ہیئت اور بشری صورت میں ظہور فرمایا"

نیز فرماتے ہیں :

پس ایشانند قبلۂ کل عالَم در ہر عالمی از عوالم برحسب اہل آں عالَم تا آنکہ ظاہر شدند در عالَمِ جسمانی بشری[2]

"یہ ذواتِ مُقدّسہ تمام عوالِم میں ہر عالَم کے لئے قبلہ تھے حتّٰی کہ بشری صُورت میں عالَمِ جسمانی میں ظاہر ہوئے"

مزید فرماتے ہیں :

---

[1] پرواز در ملکوت ، ج : ۱ ، ص : ۲۷۵

[2] ایضاً ص : ۲۷۴

قبل ازیں عالَم انواری بوده اند در ظلِ عرش و در انعقادِ نطفه وطینت از بقیه مَردم امتیاز داشته این جزء اصول مذہب ما است که ائمہ چنیں مقاماتے دارند[1]

"یہ ذواتِ مقدسہ اِس عالَم سے پہلے بھی سایۂ عرش میں نور تھے اور انعقادِ نطفہ وطینت میں یہ باقی لوگوں سے اِمتیازی مقام رکھتے ہیں۔ یہ بات ہمارے اصولِ مذہب کا جُزو ہے۔"

جواب سوال : ۸، مَعصُومین کا مُقسّم رزق ہونا :

جناب آقائے خمینی حضرت امام صاحب العصر حُجت ابن عسکری علیہ السّلام کے مُتعلّق فرماتے ہیں :

ہر یک از جُزئیات طبیعت را خواھد بطی الحرکت کند و ہر یک را خواہد سریع کند و ہر رزقی را خواھد توسّع دہد و ہر یک را خواہد تضیق کند این اراده ارادۂ حق است وظل و شعاع ارادۂ ازلیه و تابع فرامین الٰهیه است[2]

"شب قدر میں امامِ زمانہ جزئیاتِ فطرت میں جس حرکت

---

[1] حکومتِ اسلامی، ص : ۶۸

[2] پرواز در ملکوت، ج : ۲، ص : ۲۲۸

کو چاہتے ہیں آہستہ کر دیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں تیز کر دیتے ہیں اور جس رزق کو چاہتے ہیں وسیع کر دیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں تنگ کر دیتے ہیں، ان کا یہ ارادہ ارادۂ حق ہے اور ارادۂ ازلیہ کی شعاع اور سایہ ہے اور فرامینِ الٰہیہ کے تابع ہے۔"

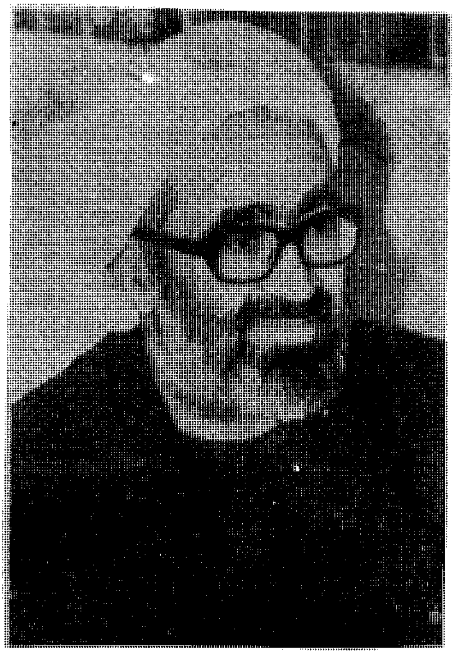

آیۃ اللہ العظمیٰ حسین علی المنتظری دام ظلہ

تائید مزید

حُجّۃ الاِسلام شیخ حسین علی منتظری

باسمہ تعالی

بعد السلام ما اجاب به المرحوم آیة الله المیلانی طاب ثراه الاسئلة العشرة المرقومة صحیح اجمالاً لا مریة فیه والتفصیل موکول الی محله

۱۳۹۴/۱/۲۰

مرحوم آیۃ اللہ میلانی نے مسائل مذکورہ کے جو اجمالی جوابات تحریر فرمائے ہیں وہ بلاریب صحیح ہیں اور تفصیل اپنے مقام پہ مل سکتی ہے۔

دستخط و مُہر شریف: حسین علی منتظری

مراجع عظام کے عقائدِ مذکورہ کے خلاف

شیخ محمد حسین ڈھکو کے عقائدِ منحرفہ

روح القدس ایک فرشتہ ہے کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ سے کسی چیز کا سوال کیا جائے اور آپ کے پاس اس کا علم نہ ہو تو روح القدس اطلاع دیتا ہے۔ آنحضرتؐ پر ایسی حالت بھی گزری ہے کہ وہ کتاب و ایمان کا علم نہ رکھتے تھے۔ [1]

نور سے مراد اُن کے بدن اور جسم مبارک نہیں بلکہ ان کی ارواح ہیں اور ان حضرات کو من باب المجاز نور کہہ دیا گیا ہے۔[2]

اُمورِ تکوینیہ کی امور وہی (خلق، رزق، امانت، احیاء، شفاءِ امراض) ائمہ کے متعلق نہیں ہے۔ جب یہ امور اللہ نے ان کے قبضہ اور اختیار میں نہیں دیئے تو پھر ان امور کو ان سے طلب کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔[3]

ہمیں اپنے ابناءِ زمانہ سے تعجب ہے کہ وہ امام کو عالمِ کُل قرار دے رہے ہیں۔ یہ صرف بدبختی اور جہالت کا نتیجہ ہے۔[4]

---

[1] اصول الشریعہ: ج: ۳، ص: ۱۰۲، ۱۰۳

[2] ایضاً ص: ۱۴۴، طبع آخر

[3] ایضاً ص: ۱۳۰

[4] ایضاً ص: ۲۲۰

کسی بھی مخلوق کو خواہ وُہ نبی ہو یا وصی، تمام مغیبات کا کُلیتہً و جزئیتہً ازلاً ابداً علم نہیں ہے، نہ بالذّات، نہ بتعلیم اللہ۔[۱]

ائمہ کی غیب دانی کا وُہی دعویٰ کرتا ہے جو مُشرک ہو۔[۲]

یہ کہنا کہ ائمہ عالم الغیب ہیں، بالکل فاسد اور باطِل قول ہے۔[۳]

اِمام بلکہ نبی کو بھی احکام کے علاوہ دُوسرے رُونما ہونے والے بعض واقعات کا عِلم نہیں ہوتا۔[۴]

مَرنے والے کے پاس مُحمد و آلِ محمدؑ کی تمثال آتی ہے جو اصل صُورت سے مشابہت رکھتی ہے۔[۵]

ہمارے بعض عوام کی حالت یہ ہے کہ وُہ عزاداری کے نام سے ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں اور جناب امام حسینؑ کو مخاطب کر کے ان سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں مگر یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا پروردگار

۱؎ اصول الشریعہ، ص: ۲۲۰

۲؎ ایضاً ص: ۳۷۸

۳؎ ایضاً ص: ۳۷۸

۴؎ ایضاً ص: ۳۸۰

۵؎ ایضاً ص: ۳۴۱

عالم کی ذات سے مختص ہے۔ [1]

آنحضرتؐ، سرتاج اہلبیتؑ غرضیکہ تمام مخلوقات سے افضل ہیں بایں ہمہ آنحضرتؐ کو بھی ہمارے نفع و نقصان کا اختیار نہیں دیا گیا تو دوسرے بزرگوں کے متعلق کیوں باور کیا جا سکتا ہے۔ [2]

(پھر مفتی جعفر حسین، محمد یار شاہ، گلاب شاہ، حافظ سیف اللہ اور اختر عباس کے دستخطوں سے متفقہ طور پر یہ عقائد لکھے گئے ہیں کہ) ائمہ کو عالم الغیب نہیں کہا جا سکتا۔ یہ نوعِ بشر میں سے ہیں، یہ ہر وقت ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں اور یہ کہنا کہ بامر اللہ جناب رسول اور ائمہ ھدیٰ امورِ تکوینیہ کو انجام دیتے ہیں، خود اُن کی مسلّمہ تعلیمات کے خلاف ہے۔ [3]

لمحۂ فکریہ

حالانکہ ان حضرات کے یہ عقائد جناب سرکار آقائے خمینی، سرکار آقائے خوئی، آیۃ اللہ العظمیٰ احقاقی، آیت اللہ العظمیٰ منتظری اور آیۃ اللہ العظمےٰ

---

[1] اصول الشریعہ، ص : ۲۶۱

[2] ایضاً ص : ۱۵۰

[3] ایضاً ص : ۲۲۳

میلانی کے بالکل خلاف ہیں اور افسوس ہے کہ آج تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے سلسلہ میں ان عُلماء کو آگے لایا گیا ہے جو واضح طور پر مَراجع عظام کے ان عقائد کے مخالِف ہیں بلکہ ان کو "شیخی" تک کہنے سے نہیں شرماتے۔

قوم کو یہ باور کر لینا چاہیئے کہ جب تک صحیح العقیدہ عُلماء ان کی قیادت نہیں سنبھالیں گے اُس وقت تک تحریک کے مقاصِد کا حصُول ناممکن ہے۔

فرمانِ حضرت امام جعفر صادقؑ

نَحۡنُ اَسۡرَارُ اللهِ الۡمُوۡدَعَۃُ فِیۡ الۡهَیَاکِلِ الۡبَشَرِیَّۃِ

(القطرۃ)

"ہم بشری اجسام میں ودیعت کردہ اللہ کے راز ہیں"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علما مؤیدین شیعہ

پاکستان کے جن مشاہیر شیعہ علماء نے ان عقائد حقہ کی تائید فرمائی ان کے اسماء یہ ہیں،

۱۔ حجۃ الاسلام علامہ السیّد حامد علی الموسوی النجفی صاحب قائد ملت جعفریہ .. راولپنڈی

۲۔ " " " نصیر حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر ...... سرگودھا

۳۔ " " علامہ آغا السید ضمیر الحسن نجفی صاحب احمد پور سیال ... جھنگ

۴۔ " " " السیّد اعجاز حسین نجفی صاحب .... سرگودھا

۵۔ " " علامہ " علی حسین نجفی " .... بھکر

۶۔ " " علامہ وزیر حیدر نجفی " .... رحیم یار خان

۷۔ " " السیّد مرید کاظم نجفی " .... شیخوپورہ

۸۔ " " علامہ مرزا یوسف حسین صاحب لکھنوی ...... لاہور

۹۔ " " علامہ السیّد محمد عارف حسین " ...... لاہور

۱۰۔ حجۃ الاسلام علامہ مولانا کاظم حسین اثیر جاڑوی صاحب ...... جھنگ

۱۱۔ " " " منظر عباس نجفی " .... ٹیکسلا

۱۲۔ " " " قاضی فضل حسین صاحب چکوال ..... جہلم

۱۳۔ " " " السیّد ریاض حسین صاحب ...... اسلام آباد

۱۴۔ " " " حافظ قاری نور محمد صاحب فاضل قم ..... راولپنڈی

۱۵۔ " " " سید محمد حسنین شیرازی صاحب ..... پشاور

۱۶۔ " " " الشیخ جواد حسین صاحب ہنگو .... کوہاٹ

۱۷۔ " " " السیّد فضل علی شاہ نقوی النجفی پاراچنار .... "

۱۸۔ " " " الشیخ ناصر حسین نجفی صاحب .... خوشاب

۱۹۔ " " " الشیخ محمد لطیف نجفی صاحب بانی جامعہ قائم آل محمد چکوال جہلم

۲۰۔ " " " " کاظم علی " " احمد پور سیال ..... جھنگ

۲۱۔ " " " السیّد منظور حسین نقوی " علی پور ..... مظفر گڑھ

۲۲۔ " " " " ابو الحسن " " کرشن نگر .... لاہور

۲۳۔ مناظر اسلام علامہ مولانا تاج الدین حیدری صاحب راہوالی ...... گوجرانوالہ

۲۴۔ " " " آغا عبد الحسن صاحب سرحدی درس آل محمد .... لائلپور

۲۵۔ " " " " قاضی سعید الرحمٰن صاحب جامعہ حسینیہ کروڑ .... لیہ

۲۶۔ " " " " السیّد توکل حسین رضوی البریلوی ...... لائلپور

۲۷۔ فاضل مجاہد جناب مولانا ضیاء حسین ضیا صاحب بانی مدرسہ فاطمیہ فیصل آباد

۲۸۔ " " " " احمد علی حیدری جامعہ امام صادق ... کراچی

۲۹۔ " " " " اقبال حسین جعفری احمد پور سیال ... جھنگ

۳۰۔ محقق جلیل " " سید تصدق حسین " ... رحیم یار خان

۳۱۔ " " " " سید آغا مہدی لکھنوی ... کراچی

۳۲۔ عمدۃ العلماء " " " علی احمد " " امام الجماعۃ ... ملتان

۳۳۔ " " " " " ظل حسنین نقوی ... "

۳۴۔ " " " " " محمد عباس صاحب لکھنانوالی ... گجرات

۳۵۔ " " " " " " مشکور حسین " ... سرگودھا

۳۶۔ " " " " " " نادر حسین " شیعہ جامع مسجد ... بہاول پور

۳۷۔ واعظ جلیل جناب مولانا احمد رضا اسدی کبیر والہ ... ملتان

۳۸۔ " " " " السید صابر حسین نقوی منڈی بہاؤ الدین ... گجرات

۳۹۔ " " " " خورشید اللہ جعفری ... بہاول پور

۴۰۔ استاد العلماء " " نذر حسین ظفر دار العلوم جامعہ محمدیہ ... سرگودھا

۴۱۔ " " " سرکار علامہ السید محمد قاسم زیدی صاحب ... خیرپور میرس

۴۲ استاد العلماء جناب مولانا السید احمد حسین نقوی . . . . . . مظفر گڑھ

۴۳ " " " " " محبوب علی ہمدانی . . . . . . شیخوپورہ

۴۴ ۔ " " " " " بو علی زیدی . . . . . . کراچی

۴۵ ۔ " " " " مولانا غلام حیدر کلو . . . . لیہ

۴۶ ۔ عالم باعمل سرکار علامہ سید محمد سبطین نقوی . . . . ملتان

۴۷ ۔ تاج العلماء علامہ علی حسنین شیفتہ . . . . سرگودھا

۴۸ ۔ فخر العلماء " " حافظ غلام باقر صاحب خلیق . . . . . ملتان

۴۹ ۔ عمدۃ العلماء علامہ سید نذر حسین ساقی . . . . شورکوٹ

۵۰ ۔ زبدۃ العلماء مولانا بشیر حسین مدرسہ جعفریہ . . . . بہل شہر

۵۱ ۔ فخر الافاضل علامہ عبدالوہاب بنگش . . . . کوہاٹ

۵۲ ۔ حجۃ الاسلام سید تصور حسین فاضل قم مقدسہ ڈھوک رتہ . . راولپنڈی

عقائد حقہ اثنا عشریہ

کے متعلق جناب

آیۃ اللہ العظمیٰ سید روح اللہ الموسوی الخمینی

کی بیش بہا تالیف

مصباح الہدایہ

مترجم اردو چھپ کر مارکیٹ میں
آچکی ہے مندرجہ ذیل پتہ سے طلب فرمائیں

انچارج شعبہ نشر و اشاعت

مدرسہ جامع الثقلین

خانیوال روڈ۔ ملتان

نیو اسلامک آرٹ پریس ملتان